Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 19- اگست 1999ء- 6 جمادی الاول 1420 ہجری- 19 ظہور 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 186

دعوت الی الخیر

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا اور جو شخص کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر اس برائی کے کرنے والے کو ہوتا ہے اور اس کے گناہ میں کوئی کمی نہیں آتی۔

(مسلم کتاب العلم باب من سن حسنہ او سیئۃ)

جلسہ سالانہ برطانیہ 1999ء کے دوسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطاب 31 جولائی 1999ء

10 لاکھ بیعتیں 100 سال میں کینیا میں اتنے احمدی نہیں ہوئے جتنے اس ایک سال میں ہوئے

بورکینا فاسو میں ساڑھے سولہ ہزار احمدیہ بیوت الذکر ہیں صرف ایک علاقے میں اس سال 6 لاکھ 35 ہزار نئے احمدی ہوئے

سیرالیون کی خانہ جنگی میں احمدیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے غیر معمولی ایمان افروز واقعات

سینیگال میں ساڑھے 5 لاکھ سے زائد بیعتیں: ٹوگو کو 15 ہزار کا ٹارگٹ دیا گیا وہاں ایک لاکھ 10 ہزار احمدی ہوگئے

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی ترقی کی نئی لہر اس سال 23 ہزار افراد داخل احمدیت ہوئے

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

قسط چہارم

بورکینا فاسو

677 مقامات پر جماعت احمدیہ پہلی بار قائم ہوئی ان میں سے 25 مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ اس سال 810 بیوت الذکر کا اضافہ ہوا جن میں سے دو نئی تعمیر ہوئیں اور باقی 808 تعمیر شدہ مل گئیں۔ 3 بیوت الذکر مختلف مراحل پر زیر تعمیر ہیں۔ ملک میں کل بیوت الذکر کی تعداد 16687 ہے۔ ایک نئے دعوت الی اللہ کے مرکز کی تعمیر جاری ہے۔ اس سال 260 چیفس اور 811 امام احمدی ہوئے۔

ڈوری کے علاقہ میں اللہ کی خاص تقدیر ظاہر ہوئی۔ ایک مربی سلسلہ کی والدہ کو خواب میں بتایا گیا کہ یہ علاقہ احمدیت کے لئے فتح ہوا ہے۔ اس کی حد بندی کر لو۔ چنانچہ وہ ڈوری لے کر خواب میں ساری رات اس علاقے کی حد بندی کرتی رہیں۔ صبح اٹھیں تو ان کا بازو درد کر رہا تھا۔ یہ ایک بہت بڑا علاقہ ہے اور خدا کے فضل سے اس سال اس علاقے میں 6 لاکھ 35 ہزار افراد بیعت کرکے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے ہیں۔

کینیا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کینیا میں اس سال 113 مقامات پر جماعت احمدیہ قائم ہوئی ان میں سے 52 مقامات میں باقاعدہ نظام جماعت قائم کر دیا گیا ہے۔ 27 بیوت الذکر کا اس سال اضافہ ہوا ہے ان میں سے 21 نئی تعمیر ہوئی ہیں جبکہ 6 بنی بنائی مل گئی ہیں۔ دعوت الی اللہ کے 3 مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اب ان کی کل تعداد 27 ہو گئی ہے۔

گذشتہ سال بیعتوں کی تعداد 2 لاکھ تھی جبکہ اس سال 10 لاکھ ہے۔ پچھلے سو سال میں اتنے لوگ احمدی نہیں ہوئے جتنے اس ایک سال میں داخل احمدیت ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ

قادیان نامی قصبہ

کینیا میں نیروبی سے 80 کلو میٹر دور ایک قصبہ ہے جس کا نام قادیان ہے۔ یہاں پہلی دفعہ جماعت قائم ہوئی۔ مسلمان اس علاقے میں خال خال ہیں باقی سب عیسائی یا بت پرست ہیں۔ اس علاقے میں 30 ہزار احمدی ہوئے ہیں۔ قادیان ٹاؤن میں ایک خوبصورت بیت الذکر بر لب سڑک ہے۔ جہاں احمدیہ بیت الذکر کا گیٹ نمایاں ہے۔

بیت الذکر کی تعمیر کا دلچسپ واقعہ

اس علاقہ میں ایک دور دراز سرزمین میں جو سڑک سے 18 کلو میٹر دور ہے بیت الذکر کی تعمیر شروع ہوئی۔ احباب کو تحریک کی گئی اور صرف مستری کو تنخواہ دینا طے کیا گیا۔ دیگر کاموں میں تمام احمدی احباب نے حصہ لیا۔ بلاکس جو ممباسہ سے لائے جاتے تھے ان کو ٹرک کئی میل دور اتار دیتا تھا۔ اس جگہ سے تمام خدام و اطفال اور انصار یہ بھاری بھاری بلاک اپنے سروں پر اٹھا کر بیت الذکر کی تعمیر کے مقام پر لاتے۔ لجنات کی ڈیوٹی پانی لانا ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو کمر پر باندھ کر اور سر پر پانی رکھ کر لاتی ہیں۔

تنزانیہ

54 نئے مقامات پر جماعت احمدیہ اس سال تنزانیہ میں قائم ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا ان میں سے 28 مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے یہاں چند سالوں سے بیداری کی لہر پیدا ہوئی ہے اور 5 لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔ امیر و مشنری انچارج نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ ایک علاقے میں 80 ہزار نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔ صوبہ موروگورو میں ایک قبیلہ آباد ہے اس کے 23 ہزار افراد احمدی ہوئے ہیں۔ پوریا قوم کے 6 ہزار افراد احمدی ہوئے۔ ایک علاقے میں لوکل امام نمبردار سمیت احمدی ہو گیا۔ اس جگہ پر تین ہزار دس افراد احمدی ہوئے۔

سیرالیون

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سیرالیون میں حالات تکلیف دہ ہیں صرف دو ماہ کام ہوا ہے۔ اس مختصر عرصے میں 41 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ بیوت الذکر میں 19 کا اضافہ ہوا۔ سیرالیون میں کل بیوت الذکر کی تعداد 2261 ہے۔

وہاں سے ایک دوست نے اطلاع دی کہ وہ تہجد کے لئے بیدار ہوئے تو تھوڑی دیر کے بعد بستر پر عین اس جگہ گولی آ کر لگی جہاں وہ سوئے ہوئے تھے۔ اس طرح تہجد کی برکت سے ان کی جان بچ گئی۔ تاہم پورا شہر باغیوں کے قبضہ میں تھا۔ صرف ایک وقت کا کھانا ملتا تھا۔ اب جماعت نے ہر قسم کی ضروریات پوری کرنے کا انتظام کر دیا ہے۔

ایک احمدی معلم عبدالکریم بانگورا صاحب کا واقعہ ہے کہ باغی ان کو پکڑ کر لے گئے۔ وہاں بہت سے لوگ پکڑ کر لائے گئے تھے۔ سب کی لائن لگا لی گئی اور کہا کہ پہلے چالیس افراد آگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاؤ۔ ہمارے معلم کا نمبر 41 واں تھا۔ پھر ان سب کو وہیں سب کے سامنے ہلاک کر دیا گیا۔

اگلے روز جمعہ تھا۔ باغیوں نے کہا کہ کون کل ہمیں جمعہ پڑھائے گا۔ ہمارے معلم نے کہا کہ میں پڑھاؤں گا۔ ان کی برکت سے باقی لوگوں کی بھی جان بخشی کر دی گئی۔ اگلے روز معلم صاحب نے خطبہ دیا جس میں بھائی چارے اور امن کا مضمون بیان کیا۔ باغیوں کے لیڈر نے خوش ہو کر ان کو 20 ہزار انعام دے دیا۔

ایک احمدی طالب علم کا واقعہ

باغیوں نے لوگوں کو پکڑا اور ایک ایک کر کے ان کے ہاتھ کاٹنے شروع کئے۔ صرف یہ پوچھتے تھے کہ ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے۔ آٹھ آدمیوں کے ہاتھ کاٹے جا چکے تھے احمدی طالب علم کا نمبر نواں تھا۔ باغیوں کے کمانڈر نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ اس کی برکت سے باقی لوگ بھی بچ گئے۔

ایک جگہ باغیوں نے پورا قصبہ جلا دیا۔ احمدی جماعت کے مربی کی خدا نے احمدیت کے صدقے حفاظت کی۔ اس کو پکڑا گیا تو اس نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کا مربی ہوں لیکن اس کے پاس ثبوت کوئی نہ تھا۔ آخر جیبیں دیکھنے اور ڈھونڈنے سے ایک رسید نکل آئی۔ اس پر باغی مان گئے اور ان کو چھوڑ دیا گیا۔

سینیگال

سینیگال میں 162 مقامات پر اس سال احمدیت کا نفوذ ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے 27 مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ 43 نئی بیوت الذکر کا اضافہ ہوا جن میں سے 15 نئی تعمیر ہوئی ہیں اور 28 بنی بنائی مل گئی ہیں۔ 37 تربیتی کلاسز لگائی گئیں اور 1237۔ اساتذہ کو سپیشل کورسز کروائے گئے۔ 5 لاکھ 60 ہزار کے لگ بھگ نئی بیعتیں ہوئیں۔

امیر صاحب اپنی رپورٹ میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک گاؤں میں وہ بغرض دعوت الی اللہ گئے۔ اس گاؤں میں کوئی احمدی نہ تھا۔ چند دن وہاں ٹھہرے تو ایک با اثر شخص نے بیعت کر لی۔ اس کی دعوت سے پورا گاؤں احمدی ہو گیا۔

امیر صاحب کی رپورٹ ہے کہ 200 کلو میٹر کے علاقے میں کوئی احمدی نہ تھا۔ وہاں پر دعوت الی اللہ کی گئی مگر تمام تر کوششوں کے باوجود ناکامی ہوئی۔ ایک گاؤں میں گئے تو وہاں کچھ احمدی مل گئے۔ ایک شخص نے کہا کہ میں بھی احمدی ہوں۔ فلاں گاؤں میں میں نے بیعت کی تھی۔ پھر اس نے سوال کیا کہ تم منور کو جانتے ہو۔ امیر صاحب نے جواب دیا میں ہی منور احمد خورشید امیر سینیگال ہوں۔ آخر اس نے کہا کہ معلمین بھجوائے جائیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے 150 سے زائد گاؤں احمدیت میں داخل ہو گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک اور رپورٹ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ چند سال قبل قصبہ کسانار میں گئے۔ وہاں ایک شخص ملا جس نے بتایا کہ اس نے خواب میں دیکھا تھا کہ غیر ملکی آئے گا اور سارا قصبہ دین حق میں داخل ہو جائے گا۔ آخر کار سارا گاؤں احمدیت کی آغوش میں آ گیا۔ اس شخص نے اصرار کیا کہ پہلا جلسہ اس کے گاؤں میں ہو۔ اس نے اپنی سب سے بڑی گائے ضیافت کے لئے پیش کر دی ساتھ ہی کہا کہ کسی کو پتہ نہ چلے۔

ٹوگو

یہ بیننس کے ماتحت ہے۔ اس سال پہلی مرتبہ اس ملک کو ایک عظیم الشان ٹارگٹ دیا گیا اور کہا گیا کہ اس سال 15 ہزار افراد کو احمدی کریں۔ خدا کے فضل و کرم سے انہوں نے اس ٹارگٹ کو جلد مکمل کر لیا۔ پھر ہم نے انہیں کہا کہ اس ٹارگٹ کو ڈبل کر دیں۔ انہوں نے جلد ہی یہ مطمع نظر بھی حاصل کر لیا تو ان کو کہا گیا کہ اب ان کا ٹارگٹ 50 ہزار ہے۔ انہوں نے 50 ہزار بھی مکمل کر دیا اور کہا کہ اب بتاؤ۔ ان کو کہا گیا کہ ایک لاکھ سے آگے بڑھیں۔ چنانچہ خدا کے فضل و کرم سے آخری اطلاعات آنے تک ان کی بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ 10 ہزار 657 ہو چکی ہے الحمدللہ

بنگلہ دیش

غیر از جماعت دوستوں کے قافلے جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے مرکز ڈھاکہ آتے رہتے ہیں۔ سوال و جواب کی مجالس برپا ہوتی ہیں۔ پھر خدا کے فضل سے بڑی تعداد بیعت کرنے کی توفیق بھی پاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بنگلہ دیش کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ایک نو احمدی نے ایک عورت کو جس کے بارہ سال سے اولاد نہ تھی کہا کہ وہ احمدیت کا نام لے کر دعا کرے۔ اس نے ایسا ہی کیا خدا نے اسے بیٹا عطا کر دیا۔

انڈونیشیا

15 نئے علاقوں میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ تمام نئی جماعتوں میں نظام جماعت باقاعدگی سے قائم ہو چکا ہے۔ اس سال 10 نئی بیوت الذکر قائم ہوئیں۔ جن میں سے 8 نئی بنی ہیں اور 2 بنی بنائی مل گئی ہیں۔ دعوت الی اللہ کے 4 نئے مراکز قائم ہوئے اس وقت دعوت الی اللہ کے مراکز کی کل تعداد 103 ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہاں پر غیر معمولی رفتار سے بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔ اس سال خدا کے فضل سے 23 ہزار 312 نئی بیعتیں حاصل ہوئیں۔ ایم ٹی اے کا پروگرام دیکھنے کے لئے 96 ڈش لگے ہیں۔ کثرت سے پروگرام تیار کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت انڈونیشیا خدمت خلق کے کاموں میں بھی پیش پیش رہتی ہے۔ ساؤتھ ریجن میں ایک نو احمدی نے نذر داعی الی اللہ کے طور پر کام کرنا شروع کر دیا تو دعوت الی اللہ کے دوران مخالفوں نے اسے پکڑ کر مارا۔ مگر خدا کے فضل سے اس کے ایمان اور استقامت میں کوئی کمی نہ آئی۔ الحمدللہ۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

ہفتہ 21۔ اگست 1999ء

- 12-45 a.m. بلجیئن پروگرام۔
- 1-15 a.m. طبی معاملات۔ ہارٹ۔ بائی پاس آپریشن۔
- 1-45 a.m. خطبہ جمعہ۔ 99-8-20
- 2-55 a.m. فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
- 4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔ درس الحدیث۔
- 4-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ نسیم مہدی صاحب کے ساتھ۔
- 5-15 a.m. لقاء مع العرب۔
- 6-20 a.m. خطبہ جمعہ۔ 99-8-20
- 7-20 a.m. اردو کلاس۔
- 8-30 a.m. کمپیوٹر سب کے لئے۔
- 8-55 a.m. فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
- 10-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
- 11-00 a.m. چلڈرنز کارنر۔ نسیم مہدی صاحب کے ساتھ
- 11-35 a.m. ماریشس پروگرام۔
- 12-15 p.m. طبی معاملات۔ ہارٹ۔ بائی پاس آپریشن
- 12-45 p.m. لقاء مع العرب۔
- 1-55 p.m. اردو کلاس۔
- 3-00 p.m. انڈونیشین پروگرام۔
- 4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 4-50 p.m. ڈینش زبان سیکھئے۔
- 5-00 p.m. کمپیوٹر سب کے لئے۔
- 5-50 p.m. بنگالی سروس
- 6-50 p.m. چلڈرنز کلاس۔
- 7-50 p.m. کوئز۔ خطبات امام۔
- 8-40 p.m. حکایات شیریں۔
- 8-55 p.m. جرمن سروس۔ حضرت صاحب کا خطاب بجنہ سے جلسہ سالانہ جرمنی۔ 98-8-22
- 10-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
- 11-30 p.m. اردو کلاس۔
- 11-50 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 22۔ اگست 1999ء

- 12-50 a.m. تفسیر الکبیر
- 1-20 a.m. چلڈرنز کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
- 2-20 a.m. مجلس سوال و جواب۔ 98-5-31
- 4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔ ہفتہ کا جائزہ۔
- 4-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ خطبات امام۔
- 5-35 a.m. لقاء مع العرب۔
- 6-35 a.m. کینیڈین ہورائزن۔ چلڈرنز کلاس۔
- 7-30 a.m. اردو کلاس۔
- 8-40 a.m. ڈینش زبان سیکھئے۔
- 9-00 a.m. چلڈرنز کلاس۔
- 10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 10-15 a.m. مجلس سوال و جواب۔ 98-5-31
- 12-55 p.m. لقاء مع العرب۔
- 1-55 p.m. اردو کلاس۔
- 3-00 p.m. انڈونیشین پروگرام۔
- 4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 4-40 p.m. چینی زبان سیکھئے۔
- 5-10 p.m. خطبہ جمعہ۔
- 6-25 p.m. بنگالی سروس
- 7-25 p.m. انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ حضرت صاحب کی ملاقات۔
- 8-35 p.m. جرمن سروس۔
- 10-05 p.m. تلاوت۔ سیرت النبی۔ ہفتہ کا جائزہ۔
- 11-30 p.m. اردو کلاس۔

دودھ کا پیالہ

حضرت حافظ روشن علی صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے خاص الخاص شاگردوں میں سے تھے فرمایا کرتے تھے۔ جب میں وزیر آباد میں اپنے ماموں حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی سے قرآن کریم حفظ کیا کرتا تھا تو میں نے ایک رات خواب میں دیکھا ایک نہایت بزرگ سفید پوش آدمی نے ایک دودھ کا بھرا ہوا پیالہ مجھے دیا ہے اور فرمایا پیو میں نے پیا مگر کچھ بچ گیا انہوں نے فرمایا اور پیو چنانچہ میں نے پھر اور پیا حضرت حافظ صاحب فرماتے تھے اس وقت تو مجھے اس خواب کی تعبیر سمجھ نہ آئی لیکن جب قادیان پہنچا تو پتہ لگا کہ وہ بزرگ حضرت خلیفۃ المسیح اول تھے کیونکہ بعض اوقات ساری ساری رات آپ سے علوم دین حاصل کرتا رہتا تھا مگر آپ اکتاتے نہیں تھے۔

(حیات نور ص 322)

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد افضل فہیم صاحب

﴿ تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا   کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا ﴾

دعا کی برکات اور اس کے آداب

حضرت مسیح موعود کی پرمعارف تحریرات

دعا سے خدا پہچانا جاتا ہے

"قدیم سے خدا تعالیٰ کا ایک روحانی قانون قدرت ہے کہ دعا پر حضرت احدیت کی توجہ جوش مارتی ہے اور سکینت اور اطمینان اور حقیقی خوشحالی ملتی ہے اگر ہم ایک مقصد کی طلب میں غلطی پر نہ ہوں تو وہی مقصد مل جاتا ہے اور اگر ہم اس خطا کار بچہ کی طرح جو اپنی ماں سے سانپ یا آگ کا ٹکڑا مانگتا ہے اپنی دعا اور سوال میں غلطی پر ہوں تو خدا تعالیٰ وہ چیز جو ہمارے لئے بہتر ہو عطا کرتا ہے اور بایں ہمہ دونوں صورتوں میں ہمارے ایمان کو بھی ترقی دیتا ہے کیونکہ ہم دعا کے ذریعہ سے پیش از وقت خدا تعالیٰ سے علم پاتے ہیں اور ایسا یقین بڑھتا ہے کہ گویا ہم اپنے خدا کو دیکھ لیتے ہیں اور دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے کہ ابتداء سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا برابر چلا آتا ہے جب خدا تعالیٰ کا ارادہ کسی بات کے کرنے کے لئے توجہ فرماتا ہے تو سنت اللہ یہ ہے کہ اس کا کوئی مخلص بندہ اضطرار اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کے لئے مصروف کرتا ہے تب اس مرد فانی کی دعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے کام بن جائے یہ دعا اگرچہ بعالم ظاہر انسان کے ہاتھوں سے ہوتی ہے مگر درحقیقت وہ انسان خدا میں فانی ہوتا ہے اور دعا کرنے کے وقت میں حضرت احدیت و جلال میں ایسے فنا کے قدم سے آتا ہے کہ اس وقت وہ ہاتھ اس کا ہاتھ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آجاتا ہے اور دعا قبول ہو کر مشکل کشائی کے لئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں اور ان کا علم پیش از وقت دیا جاتا ہے اور کم سے کم یہ کہ میخ آہنی کی طرح قبولیت دعا کا یقین غیب سے دل میں بیٹھ جاتا ہے سچ یہی ہے کہ اگر یہ دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔"

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 238، 239)

دعا سے الٰہی تجلی

"نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بیہودہ امر ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا اور انا القادر کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے۔ ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دعا ہی ایک ہی ذریعہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک وشبہات دور کر دیتا ہے۔"

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 239، 240)

دعا سے نصرت الٰہی

"دعا اسی حالت میں دعا کہلا سکتی ہے کہ جب درحقیقت اس میں ایک قوت کشش ہو اور واقعی طور پر دعا کرنے کے بعد آسمان سے ایک نور اترے جو ہماری گھبراہٹ کو دور کرے اور ہمیں انشراح صدر بخشے اور سکینت اور اطمینان عطا کرے ہاں حکیم مطلق ہماری دعاؤں کے بعد دو طور سے نصرت اور امداد کو نازل کرتا ہے۔ (1) ایک یہ کہ اس بلا کو دور کر دیتا ہے جس کے نیچے ہم دب کر مرنے کو تیار ہیں۔ (2) دوسرے یہ کہ بلا کی برداشت کے لئے ہمیں فوق العادت قوت عنایت کرتا ہے بلکہ اس میں لذت بخشتا ہے اور انشراح صدر عنایت فرماتا ہے پس ان دونوں طریقوں سے ثابت ہے کہ دعا سے ضرور نصرت الٰہی نازل ہوتی ہے۔"

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 241، 242)

فرضیت کے چار اسباب

"دعا جو خدا تعالیٰ کی پاک کلام نے (-) فرض کی ہے اس کی فرضیت کے چار اسباب ہیں۔

(1) ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔

(2) دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو۔

(3) تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شامل حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے۔

(4) چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے۔ اور اسی طرح ظہور میں آوے تو معرفت الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمر ہے۔"

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 242)

دعا سے فیض نازل ہوتا ہے

"سورہ فاتحہ میں (-) ترغیب دی گئی ہے کہ وہ دعا میں مشغول رہیں بلکہ دعا اھدنا الصراط المستقیم سکھلائی گئی ہے اور فرض کیا گیا ہے کہ پنجوقت یہ دعا کریں پھر کس قدر غلطی ہے کہ کوئی شخص دعا کی روحانیت سے انکار کرے۔ قرآن شریف نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ دعا اپنے اندر ایک روحانیت رکھتی ہے اور دعا سے ایک فیض نازل ہوتا ہے جو طرح طرح کے پیراؤں میں کامیابی کا ثمرہ بخشتا ہے۔

.... جس طرح باوجود تسلیم مسئلہ قضاء وقدر کے صدہا امور میں یہی سنت اللہ ہے کہ جدوجہد سے ثمرہ مرتب ہوتا ہے اسی طرح دعا میں بھی جو جدوجہد کی جائے وہ بھی ہرگز ضائع نہیں جاتی۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بے قراروں کی دعا سنتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ امّن یجیب المضطر اذا دعاہ پھر جبکہ خدا تعالیٰ نے دعا کی قبولیت کو اپنی ہستی کی علامت ٹھہرائی ہے تو پھر کس طرح کوئی عقل اور حیا والا گمان کر سکتا ہے کہ دعا کرنے پر کوئی آثار صریحہ اجابت کے مترتب نہیں ہوتے اور محض ایک رسمی امر ہے جس میں کچھ بھی روحانیت نہیں؟ میرے خیال میں ہے کہ ایسی بے ادبی کوئی سچے ایمان والا ہرگز نہیں کرے گا جب کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کی صفت پر غور کرنے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے اسی طرح دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ پر یقین آتا ہے پھر اگر دعا میں کوئی روحانیت نہیں اور حقیقی اور واقعی طور پر دعا پر کوئی نمایاں فیض نازل نہیں ہوتا تو کیونکر دعا خدا تعالیٰ کی شناخت کا ایسا ذریعہ ہو سکتی ہے جیسا کہ زمین و آسمان کے اجرام واجسام ذریعہ ہیں؟ بلکہ قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ نہایت اعلیٰ ذریعہ خداشناسی کا دعا ہی ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی اور صفات کاملہ کی معرفت تامہ یقینیہ کاملہ صرف دعا سے ہی حاصل ہوتی ہے اور کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہوتی۔ وہ امر جو ایک بجلی کی چمک کی طرح ایک دفعہ انسان کو تاریکی کے گڑھے سے کھینچ کر روشنی کی کھلی فضا میں لاتا اور خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے وہ دعا ہی ہے۔"

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 259، 260)

دعا کی راہ میں مشکل امر

"دعا کی راہ میں دو بڑے مشکل امر ہیں جن کی وجہ سے اکثر دلوں سے عظمت دعا کی پوشیدہ رہتی ہے (1) اول تو شرط تقویٰ اور راست بازی اور خدا ترسی ہے (-) یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ میں بہت نزدیک ہوں یعنی کچھ بڑے دلائل کی حاجت نہیں۔ میرا وجود نہایت اقرب طریق سے سمجھ آسکتا ہے اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل پیدا ہوتی ہے اور وہ دلیل یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی سنتا ہوں اور اپنے الہام سے اس کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں جسے نہ صرف میری ہستی پر یقین آتا ہے بلکہ میرا قادر ہونا بھی بپایۂ یقین پہنچتا ہے لیکن چاہیئے کہ لوگ ایسی حالت تقویٰ اور خدا ترسی کی پیدا کریں کہ میں ان کی آواز سنوں اور نیز چاہیئے کہ وہ مجھ پر ایمان لاویں اور قبل اس کے جو ان کو معرفت تامہ ملے اس بات کا اقرار کریں کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے کیونکہ جو شخص ایمان لاتا ہے اسی کو عرفان دیا جاتا ہے۔"

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 260، 261)

خارش ختم ہو گئی

حضرت منشی ظفر احمد صاحب آف کپورتھلہ بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ میں دس گیارہ بجے کے قریب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت صاحب کی انگلیوں کے درمیان پھنسیاں نکلی ہوئی تھیں اور خارش سے سخت تکلیف تھی اسی دن عصر کے بعد مجھے حاضر ہونے کا موقع ملا تو دیکھا کہ حضرت صاحب چشم پُر آب ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ خلاف معمول چشم پُر آب کیوں ہیں۔ فرمایا۔ کہ انگلیوں کی تکلیف کی وجہ سے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ خدا تعالیٰ نے کام تو اتنا بڑا میرے سپرد کیا ہے اور میری صحت کا یہ حال ہے۔ اس خیال کا آنا ہی تھا کہ مجھے ایک پر ہیبت الہام ہوا۔

"تیری صحت کا ہم نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے"

اس الہام کے ساتھ میرے جسم کا ذرہ ذرہ کانپ اٹھا اور میں اسی وقت سجدہ میں گر گیا اور بہت دعا وزاری کی جب سر اٹھایا تو خارش وغیرہ کا نام نہ تھا اور مجھے ہاتھ دکھائے جن پر کسی پھنسی کا نشان تک نہ تھا۔

(روزنامہ الفضل 11- ستمبر 98ء)

ملازمت میں ترقی

میں اپیل نویس تھا منشی اروڑا صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سرشتہ دار تھے اک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ مجھے اپیل نویس ہی رہنے دینا ہے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس میں آزادی ہے جب آپ چاہتے ہیں آکر مل جاتے ہیں اور مہینہ مہینہ رہ جاتے ہیں۔ پھر خود ہی فرمانے لگے کہ اس طرح ہو جائے کہ آپ منشی اروڑا صاحب کی جگہ ہو جائیں اور وہ کہیں اور چلے جائیں اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں منشی صاحب بھونگی کے تحصیلدار ہو کر چلے گئے اور میں انکی جگہ سرشتہ دار مقرر ہو گیا۔

(روزنامہ الفضل 11- ستمبر 98ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد منظور احمد خان ایاز صاحب

الفضل کے مطالعہ کی افادیت

الفضل ہمارا جماعتی اخبار ہے جو جماعت احمدیہ کے احباب کی تربیت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دور میں 1913ء میں شروع ہوا اور 86 سال سے زائد عرصہ سے خلفاء کی نگرانی اور رہنمائی میں روزافزوں ترقی کرتا چلا آرہا ہے۔

میں بفضلہ تعالیٰ زمانہ طالب علمی 1938ء سے تا ہنوز اس کا باقاعدگی سے قاری ہوں شروع میں ہر احمدی خاندان اس کا خریدار ہوتا تھا اس لئے مجھے اس کے حصول کے لئے کوئی دقت پیش نہیں آئی ملازمت کے دوران بھی اس کی فراہمی کو مقدم رکھا۔ اس دور میں ہم سب کو اس کا خریدار ہونا چاہئے کسی سے عاریتاً لے کر پڑھنے سے دائمی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ میں نے اپنے ذوق سے ان اخبارات کو مجلد صورت میں محفوظ رکھا حال ہی میں سالہا سال کے مجلد ذخائر بطور عطیہ خلافت لائبریری ربوہ کے حوالہ کئے ہیں۔

گردوپیش پر نظر ڈالیں تو اخبارات حشرات الارض کی طرح پھیلے ہوئے ہیں جن کا بنیادی مقصد حصول زر کے سوا کچھ نہیں ان کی اساس اشتہارات پر ہے اور جرائم کی تشہیر ان کا طرۂ امتیاز ہے۔

ہمارا یہ اخبار دنیاوی آلائشوں سے بالاتر دینی اور دنیوی علوم کا شاہکار ہے سیاست سے دور کا واسطہ بھی نہیں طوالت کے خوف سے اس کے ماضی کی تفصیل پر روشنی ڈالنا ممکن نہیں۔

ہمارا اخبار ہماری قومی امنگوں اور ضرورتوں کو پورا کرتا ہے اسے مختلف ابواب میں سے منقسم کرکے طائرانہ نظر میں ہی انڈیکس سامنے آجاتا ہے سب سے پہلے حدیث نبوی اور اس کے حوالہ سے بانیٔ سلسلہ کے ملفوظات اور ان کی عارفانہ تشریح' امام وقت کے خطبات' مجالس عرفان کے جواہرپارے' حضرت نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام اور بزرگان اسلام کی سیرت وسوانح۔ دور حاضر کی ایجادات پر تبصرہ' طبابت کے مجرب نسخے' نامور قلمکاروں کے بیش بہا تربیتی اور معلوماتی مضامین' شعراء کا منظوم کلام۔ ایم۔ٹی۔اے کا پروگرام مختلف دینی تنظیموں کی روئداد اس مختصر مگر جامع اخبار کی زینت کو دوبالا کرتے ہیں یہاں تک کہ قاری کو دیگر مروّجہ دنیاوی کسی اخبار کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ کمال محنت سے روزنامہ کے آخر میں اہم ملکی وغیر ملکی خبروں کی تفصیل مندرج ہوتی ہے نیز تجارت سے منسلک احباب کو بھی دعوت عمل دی گئی ہے کہ وہ دنیاوی آلائشوں سے بالاتر ہو کر اپنے شعبہ کے اشتہارات ارزاں نرخ پر اس اخبار میں جو اس وقت بین الاقوامی اشاعت کا حامل ہے شائع کرا کر اپنی تجارت کو فروغ دے سکتے ہیں۔ یہ تفصیل فراہم کرنے کے بعد دعائیہ اعلانات جس میں قومی روزنامہ کا اہم حصہ ہے کی طرف توجہ مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں ضرورت مند جو یہ اعلانات شائع کراتے ہیں ان کو رسماً ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ اس الہٰی جماعت کی اساس صرف اور صرف دعاؤں پر استوار ہے حضرت بانی سلسلہ کے اس ارشاد کو مدنظر رکھ کر ہر ایک کے لئے غائبانہ دعا کرو ان کے لئے ہمیں خشوع وخضوع سے دعا کرنی چاہئے ملفوظات میں مندرج ہے کہ دعا وہ اکسیر ہے جو اک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ مختصراً ولادت' شادی' پر تہنیت نامہ۔ سانحہ ارتحال غمی کی صورت میں تعزیت نامہ۔ بیماری کی صورت میں عیادت نامہ بلا تاخیر بھجوایئے۔ جب آپ کے یہ پرخلوص خطوط متعلقہ احباب کو اچانک ملیں گے یقین جانئے ان کی اس موقع پر بے ساختہ دعائیں کس قدر باثمر ثابت ہوں گی۔ پھر ہماری جماعت جو ایک خاندان کے مثل ہے کی وحدت کس قدر مستحکم ہوگی اور حلقہ احباب کس قدر وسیع ہو جائے گا ڈاک کی ترسیل پر چند روپوں کے خرچ سے ہم کتنے عظیم دعاگو پیدا کریں گے پھر دیکھیں ایک دوسرے کے لئے دعاؤں کا کیا لطف آتا ہے یہ عاجز سالہا سال سے اس عمل پر کاربند ہے کیا فوائد مرتب ہوئے۔ آزمائش شرط ہے۔

پھر اس طریق سے خطوط لکھنے کا سلیقہ بھی آجاتا ہے میں نے تو اسے مکتب کا درجہ دے رکھا ہے بار بار کی خطوط نویسی سے معیار تحریر بلند اور ارفع ہو جاتا ہے۔ آپ بھی ان دعائیہ خطوط کے علاوہ امام وقت اور بزرگان سلسلہ سے بھی خط وکتابت کا سلسلہ جاری رکھیں۔ میرے اس عمل سے آج میرے پاس ائمہ کرام۔ بزرگان رفقاء بانی سلسلہ کے نادر خطوط کا مرقع سرمایہ حیات ہے۔ جو اب بھی اور آئندہ دور میں بھی ایک بے بہا خزانہ ثابت ہوگا۔ جب لکھنے کا ذوق پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ خود رب زدنی علما کے تحت دستگیری فرماتا ہے اس کے پس منظر میں یہ طریق کار فرما ہے کہ اخبار کے مطالعہ کے وقت نوٹ بک میں اقوال زریں۔ پسندیدہ اشعار۔ حضرت بانی سلسلہ کے منتخب ملفوظات درج کرتے رہیں مضامین اور تقاریر میں ان کا موزوں استعمال تحریر وتقریر کو مسجع اور مربوط بنا دے گا۔ آپ بھی ایسا کرکے دیکھ لیں۔ خدا تعالیٰ توفیق دے۔

ان کو ملتی ہے تسکین قلب کی دولت
وفورِ شوق سے جو بے قرار ہوتے ہیں

اب میں آخر میں اس اخبار میں مختلف تنظیموں اطفال الاحمدیہ خدام الاحمدیہ' انصاراللہ کی تحریک پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں جس میں کتب مسیح موعود و دیگر سلسلہ کی کتب کے امتحانات میں بتدریج شامل ہونے کے لئے کہا گیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کے اس قول پر "وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار" اس پر لبیک کہتے ہوئے ذوق شوق اور دلجمعی سے روحانی خزائن اور ان نصابی کتب کا مطالعہ کیجئے تحدیث نعمت کے طور پر لکھنا ضروری سمجھتا ہوں اہل عاجز کو زمانہ طالب علمی (1938) 60 سال سے مختلف تنظیموں کی قیادت میں تاہنوز یہ امتحان بفضلہ باقاعدگی اور تسلسل سے دینے کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمدللہ۔ اب تو انصاراللہ میں ان امتحانات کا طریق بہت سہل ہے کہ پرچہ حل کرتے وقت نصابی کتب دیکھ سکتے ہیں ہمارے وقتوں میں صرف اپنے مطالعہ کی یادداشت پر پرچہ حل کرنا ہوتا تھا جو ایک کٹھن مرحلہ تھا لیکن ان ایام میں گھروں میں بہن بھائیوں کی مسابقت موجود تھی خوب تیاری سے امتحان دیئے جاتے تھے یہاں تک جب میں نے زمانہ طالب علمی میں (1939ء) میں ضرورت الامام اور کشتی نوح کے امتحان دئے تو ذوق اور شوق کا یہ عالم تھا کہ یہ کتب ازبریاد ہوگئیں اس وقت کے ہندوستان کی مجالس میں 96/100' 46/50 نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل رہی ثم الحمدللہ پھر حوصلہ افزائی کا یہ عالم کہ ہمارے گاؤں لودھراں (ملتان) میں رفیق حضرت مسیح موعود کا ایک خاندان جو سوداگران چرم تھے کے سربراہ حضرت شیخ محمد سلطان صاحب تھے جن کے توسط سے ہمارا خاندان آغوش احمدیت میں آیا۔ ان ہی سے میں نے موسم گرما کی تعطیلات میں قرآن مجید ناظرہ پڑھا جزاکم اللہ ان کے ایک صاحبزادے شیخ مشتاق احمد صاحب مرحوم جو میرے مذہبی ذوق کی وجہ سے پیار کرتے تھے مجھے اچھی طرح یاد ہے ان ایام میں وہ دنیاپور نقل مکانی کررہے تھے مجھے وہاں لے جاکر اجتماع میں ضرورت الامام مجھ سے زبانی سنی جس سے میری اس قدر حوصلہ افزائی ہوئی کہ میں آج تک مسلسل یہ امتحانات باقاعدگی سے دے رہا ہوں ملازمت کے دوران بھی میں نے اس ذوق کو بفضلہ جاری رکھا اب بیماری اور پیرانہ سالی میں بھی امتیازی پوزیشن کو قائم ودائم رکھا ان امتحانات کی سندات کی البم میرا سرمایہ حیات ہے مجلس مرکزیہ پاکستان کے ریکارڈ پر تسلسل اور باقاعدگی سے امتحان دینے پر سر فہرست ہوں میرے لئے باعث افتخار ہے۔ الحمدللہ۔

1996ء میں جب اسلام آباد سے سبزہ زار لاہور منتقل ہوا تو حصول پرچہ میں خاصی دقت ہوئی اس خوف سے کہیں ناغہ نہ ہو جائے مرکز سے رابطہ برقرار رکھا اور ایک بزرگ کی کمال شفقت سے پرچہ جات اور نصابی کتب مجھے بذریعہ ڈاک فراہم ہوتی رہیں اور ہو رہی ہیں۔

امتحانات کے 60 سالہ دور نے بفضلہ روحانی خزائن کا وارث بنا دیا ہے یہی میری جامعہ اور یونیورسٹی ہے جہاں سے فیض یاب ہو کر آج دعوت الی اللہ کے میدان میں دعوت دینے کی اہلیت رکھتا ہوں قارئین کو نہایت خلوص سے امتحانات میں شمولیت کی دعوت عمل دیتا ہوں کہ امام وقت کے اس ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے کہ مربیان کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ہم سب اپنے آپ کو ان امتحانات کے ذریعہ حصول علم کے بعد مربیوں کے وارث بنیں آمین۔

قوموں کی زندگی میں ہے اس ولولہ کا کام
جو کچھ کہے امام اسے مان جائیے

راہ خدا میں جان دینے والے

مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب-لاہور

نوٹ:- یہ معلومات مکرم محمد حفیظ صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ باغبان پورہ لاہور نے مرحوم کی بیگم مکرمہ جنت خاتون صاحبہ سے حاصل کی ہیں۔

مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب ولد حاجی محمد رفیع صاحب جنجوعہ ایم۔سی پرائمری سکول میں بطور ٹیچر ملازم تھے۔ انہوں نے مکرم میاں خدا بخش صاحب ہانڈو گوجر ضلع لاہور کے ذریعہ سے 1935ء میں بیعت کی تھی۔ ان کا آبائی گاؤں اعوان ڈھایا ڈاک خانہ باٹا پور ضلع لاہور ہے۔ باغبانپورہ لاہور میں گلی تو نبیانوالی میں مکان کرائے پر لیا ہوا تھا۔ یہ آبادی شاہی روڈ (ڈگری کالج روڈ) اور دربار مادھولال حسین کے درمیان میں ہے۔ فسادات 1953ء میں محلہ کی مسجد میں ہر روز مولوی صاحب تقریریں کرتے تھے اور لوگوں کو اشتعال دلاتے تھے کہ مرزائیوں کو قتل کرنا بہت بڑا ثواب ہے' واجب القتل ہیں۔ ان کے ہمسایہ کے تین شرپسند عناصر اشتعال میں آگئے اور انہوں نے سکیم بنائی کہ جب تمام افراد گھر میں موجود ہوں تو اس وقت اس مکان کو آگ لگا کر تمام افراد کو ختم کردیں۔ دن رات چکر لگاتے رہے لیکن ان کے گھر کے افراد اتفاقاً اکٹھے نہ ہو سکے اور منصوبہ کامیاب نہ ہوا۔ دوسری سکیم بنائی کہ ان کو گھر میں ہی جتنے افراد ہیں قتل کردیں۔ ایک دن اسی ارادہ کو لے کر ماسٹر صاحب کی بیٹھک میں آگئے۔ ماسٹر صاحب دوسری منزل پر رہتے تھے۔ جب ان کو پتہ چلا تو انہوں نے بڑی زوردار آواز میں گرج کر کہا کہ میں بندوق لے کر آرہا ہوں' جائیں نہیں۔ جب شرپسندوں نے یہ آواز سنی تو وہ بیٹھک سے بھاگ گئے۔ اگلی صبح مورخہ 5۔مارچ 1953ء بروز جمعرات تھانہ میں رپورٹ درج کرانے کے لئے نکلے تو گھر کہہ کر گئے کہ رپورٹ لکھوا کر پھر سکول جاؤں گا۔ نذیر' خلیفہ اور ایک اور شرپسند باہر گلی میں دیوار کے ساتھ چھریاں چھپائے کھڑے تھے۔ صبح آٹھ بجے گھر سے نکلے تو نذیر نے گلے میں چھری جو خنجر نما تھی ماردی۔ شہ رگ کاٹ کر گردن الگ کردی۔ خلیفہ نے پیٹ میں چھریاں مارنی شروع کردیں اور تیسرے نے ساتھ مل کر گندے گٹر (مین ہول) میں پھینک دیا جس کا ڈھکنا انہوں نے پہلے ہی اٹھایا ہوا تھا۔ اس کا ڈھکنا بند کرکے بھاگ گئے۔ جو خون گرا اس پر راکھ ڈال دی تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ تمام محلہ اکٹھا ہوگیا۔ گھر والوں کو اطلاع ہوئی تو گٹر سے باہر نکالا گیا۔ تھانہ میں اطلاع ہوئی۔ تھانہ والوں نے ان تینوں کو پکڑ لیا۔ ماسٹر صاحب کے بچے چھوٹے تھے اور دوسرے رشتہ دار غیر احمدی تھے کسی نے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجینئر عطاء الحی ناصر باجوہ صاحب

سڑکوں کی تعمیر

ایک اچھی سڑک کی خصوصیات اور سڑکوں کی تباہی کی وجوہ

اچھی سڑکوں کے بغیر جدید معاشرتی زندگی کا تصور محال ہے۔ شہر کی اندرونی پختہ گلیاں ہوں، دیہات سے شہر تک رسائی اور یا پھر بڑے شہروں کو آپس میں ملانے والی سپر ہائی وے اور موٹروے، شہریوں کی آرام دہ نقل و حرکت کے لئے ہر جگہ ان کی ضرورت ہے۔ اس مضمون کا مقصد یہ ہے کہ سڑک کی تعمیر کے ضمن میں اہم بنیادی امور پر روشنی ڈالی جائے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے گا خالص تکنیکی امور بھی عام فہم اسلوب میں بیان کئے جائیں گے۔

سڑک کے بنیادی اجزاء

(الف) مٹی کا کام
(Earthwork /Sub-Grade)

(ب) پتھر کا کام
(Wearing Course/Base/Sub-Base)

سڑک کی سطح کو زمین سے حسب ضرورت اونچا رکھنے کے لئے مٹی چھ چھ انچ کی تہوں کی صورت میں بچھائی جاتی ہے۔ اسے کوٹ کر اور دبا کر مضبوط (Compact) کیا جاتا ہے۔ سڑک کی عمر اور اس کی تسلی بخش کارکردگی کا انحصار کافی حد تک اس کے ارتھ ورک پر ہوتا ہے اگر مٹی ٹھیک سے Compact نہ کی جائے تو بعد ازاں اس میں نیچے بیٹھ جانے اور پانی کے نفوذ کا رجحان موجود رہتا ہے۔

خالص مٹی کے اوپر سڑک کے مطلوبہ معیار اور ٹریفک کے وزن کے مطابق پتھر کا کام کیا جاتا ہے جو مختلف تہوں کی صورت میں ہوتا ہے۔ سب سے اوپر بالائی تہہ ہوتی ہے جس پر ٹریفک چلتی ہے۔ اس کی تعمیر بجری اور اسفالٹ یعنی تارکول سے کی جاتی ہے۔ اس کا مقصد ٹریفک کے وزن کو نچلی تہوں تک منتقل کرنا، ٹریفک کے لئے مناسب رگڑ فراہم کرنا اور بارش کے پانی کو نیچے سرایت نہ کرنے دینا ہے۔ سڑک کی خرابی کی علامات سب سے پہلے اس سطح پر ظاہر ہوتی ہیں۔

بالائی تہہ (Wearing Course) کے نیچے نسبتاً بڑے سائز کا پتھر دو تہوں میں ڈالا جاتا ہے جنہیں Base اور Sub-Base کہا جاتا ہے۔ یہ تہیں (Layers) ٹریفک کے وزن کو نیچے مٹی (Sub-Grade) تک منتقل کرتی ہیں۔ ان کی مناسب موٹائی سڑک کی مضبوطی کے لئے ازحد ضروری ہے۔

طریقہ ہائے تعمیر

ہمارے ہاں عام طور پر سڑکیں دو طرح سے تعمیر کی جاتی ہیں۔

(1) TSt

یہ انگریزی لفظ (Triple Surface Treatment) کا مخفف ہے۔ مٹی کا کام مکمل کرنے کے بعد چند انچ موٹی پتھر کی تہہ ڈالی جاتی ہے اور اسے رولر کے ذریعے Compact کرنے کے بعد گرم تارکول (100°-150°c) کا ایک سپرے دیا جاتا ہے۔ اس سپرے کے اوپر چھوٹے سائز کی بجری مناسب طور پر پھیلادی جاتی ہے جسے حسب سابق رول کر دیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ نسبتاً ارزاں ہے اور چھوٹے شہروں اور قصبوں کی سڑکیں اسی طرح پر تعمیر کی جاتی ہیں۔ قارئین نوٹ کریں کہ بالائی تہہ اور نچلی تہیں علیحدہ علیحدہ نہیں ڈالی جاتیں بلکہ ایک لحاظ سے Base ہی کو تارکول کا Cover دیا جاتا ہے جس کے اوپر ٹائر اور سڑک کے درمیان رگڑ کے لئے باریک بجری ڈال دی جاتی ہے۔

(2) کارپٹنگ (Carpeting)

اس طریقہ تعمیر میں اسفالٹ کنکریٹ استعمال ہوتا ہے۔ اسفالٹ کنکریٹ دراصل بجری، ریت اور گرم تارکول (Asphalt) کا ایک ملغوبہ ہے جو کہ اسفالٹ پلانٹ پر پہلے سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کنکریٹ کو پھر ایک خاص قسم کی مشین (Paver) کے ذریعے پہلے سے تیار شدہ Base کے اوپر پھیلا دیا جاتا ہے۔ اسفالٹ کنکریٹ کی تہہ کی موٹائی عام طور پر پانچ سے چھ انچ تک ہوتی ہے۔ اس کے نیچے موجود Base اور Sub-Base کی مجموعی موٹائی (بمطابق ڈیزائن) ایک سے ڈیڑھ فٹ یا زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ پھر نیچے حسب سابق مٹی کا کام ہوتا ہے جس کا مقصد سڑک کو آس پاس کی زمین سے مناسب حد تک اونچا رکھنا ہوتا ہے۔

اس طریقہ میں خاص مشینری اور ماہر ورکر درکار ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ سڑک آرام دہ اور دیرپا ہونے کے ساتھ ساتھ مہنگی بھی پڑتی ہے۔ ہمارے ہاں بڑے شہروں کی اہم سڑکیں اور موٹرویز اسی طرح بنائی جاتی ہیں۔ اسے کارپٹڈ روڈ (Carpeted Road) غالباً اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں گرم اسفالٹ کنکریٹ کا گویا ایک قالین سا پتھر کی تیار شدہ سطح پر بچھا دیا جاتا ہے۔

سڑک کا ڈیزائن

سڑک کا ڈیزائن دو لحاظ سے کرنا ضروری ہے۔

(1) ڈیزائن بلحاظ ہیئت (Geometric Design)

اس مرحلہ پر ان امور کا فیصلہ کیا جاتا ہے جن کا تعلق سڑک کے مجوزہ راستے (Alignment)، کشادگی (Number of Lanes) اور ون وے ٹریفک کی صورت میں متضاد ٹریفک رووں کو جدا رکھنے سے ہوتا ہے۔ آپ کے مشاہدے میں آیا ہوگا کہ بعض سڑکوں پر ٹریفک کنٹرول سے متعلق مختلف ہدایات درج ہوتی ہیں مثلاً "داخلہ منع ہے" "صرف سیدھے جا سکتے ہیں" یا "واپس مڑنا منع ہے" وغیرہ۔ ان ہدایات کا مقصد ایک خاص قسم کا ٹریفک بہاؤ (Flow Pattern) ہے جس میں متضاد اور دخل انداز ٹریفک روئیں تصادم سے بچ جاتی ہیں۔ اسی موقع پر سڑک کی مجوزہ رفتار استعمال کا تعین بھی کیا جاتا ہے۔ مجوزہ رفتار (Design Speed) کے مطابق ہی سڑک کے عمودی اور افقی Curve ڈیزائن کئے جاتے ہیں۔ افقی Curve پر ڈیزائن اسپیڈ سے زیادہ رفتار پر گاڑی چلانا انتہائی خطرناک ہے چونکہ اس طرح گاڑی باہر کی سمت پھسل سکتی ہے یا الٹ سکتی ہے۔

(2) ڈیزائن بلحاظ ساخت (Structural Design)

اس مرحلہ پر یہ طے کیا جاتا ہے کہ پتھر اور بجری کی تہیں کتنی موٹی اور کس قسم کے میٹریل سے تیار کی جائیں گی۔ پتھر کے نیچے موجود مٹی کے کام کی سختی کس معیار کی ہوگی۔ پانی کے نکاس کی کیا صورت ہوگی وغیرہ مٹی اور پتھر کے نمونے لیبارٹری میں ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور یہ اطمینان کیا جاتا ہے کہ سڑک کا ڈیزائن مطلوبہ ایکسل لوڈ (Axle Load) کے لئے مناسب ہے۔ ایکسل لوڈ دراصل ایک خیالی ٹرک کے ایک پچھلے ایکسل کا وزن ہے جو سڑک پر گزرنے والی ٹریفک کے مطابق منتخب کر لیا جاتا ہے۔ پاکستان میں عام طور پر بڑی سڑکوں کے لئے یہ ایکسل لوڈ 36000 پاؤنڈ اور چھوٹی نسبتاً غیر اہم سڑکوں کے لئے 24000 پاؤنڈ لیا جاتا ہے۔ جتنا زیادہ یہ ڈیزائن لوڈ ہوگا اتنی ہی سڑک مہنگی بنے گی۔ لہٰذا مضبوطی کے ساتھ ساتھ بجٹ کا پہلو بھی مدنظر رہتا ہے۔

سڑک کی تباہی اور اس کی وجوہات

سڑک کی خرابی دو قسم کی ہو سکتی ہے۔

(الف) بالائی تہہ (Wearing Course) کی خرابی

اس خرابی کو Pavement Failure بھی کہا جاتا ہے۔ خاص پہچان یہ ہے کہ بالائی تہہ میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے گڑھے (Pot Holes) بن جاتے ہیں۔ ان دراڑوں کے راستے پانی نچلی تہوں تک پہنچتا ہے اور مزید خرابی کا باعث بنتا ہے۔ سڑک کی سطح پر ٹوٹ پھوٹ نظر آتی ہے لیکن کسی بھی مقام سے سڑک نیچے نہیں دھنستی۔ درج ذیل ممکنہ وجوہات اس قسم کی تباہی کا باعث بن سکتی ہیں۔

☆ ضرورت سے کم مقدار اور زیادہ سخت معیار کے تارکول کا استعمال

☆ گھریلو استعمال اور بارش کے پانی کے نکاس کا غیر تسلی بخش انتظام۔ سڑک پر پانی مستقل کھڑا رہنا۔

☆ Base اور Sub-Base کی کم موٹائی۔ غلط قسم (Grading) کے پتھر کا استعمال۔

☆ اسفالٹ کنکریٹ کی سڑک میں تارکول ضرورت سے زیادہ ہو یا کم دونوں صورتوں میں خرابی کا باعث بنتا ہے۔ زیادہ تارکول سے گرمیوں میں بالائی تہہ نرم ہو کر بہنا شروع کر دیتی ہے۔ ٹائر کے نشان (Ruts) بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ سڑک غیر ہموار ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی خرابی (Failure) آج کل موٹروے، کالا شاہ کاکو لنک روڈ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

(ب) مٹی کے کام کا نقص

اس قسم کی خرابی کو Sub-Grade Failure بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں سڑک نسبتاً بڑے رقبے میں نیچے دھنس جاتی ہے۔ ایسا ایک سے زیادہ مقامات پر بھی ہو سکتا ہے۔ نیز لازم نہیں کہ بالائی تہہ بھی پہلے ہی سے ٹوٹ چکی ہو بلکہ اکثر سڑک بیٹھنے کے بعد ہی ٹاپ کی ٹوٹ پھوٹ شروع ہوتی ہے۔ ممکنہ وجوہات درج ذیل ہیں۔

☆ مٹی کے کام کا گھٹیا معیار کم سختی (Compaction) اور یا پھر جڑی بوٹیوں سے آلودہ مٹی کا استعمال۔

☆ ایکسل لوڈ سے زیادہ وزن والی گاڑیوں کا گزرنا۔

☆ غلط ڈیزائن

☆ مٹی کے کام کی زیادہ (Steep) سائیڈ کی ڈھلان، جس کے نتیجے میں Land Slide ہو سکتی ہے۔

☆ زیر زمین پانی کے نقصان دہ اثرات۔ سیم وغیرہ۔

پاکستان میں سڑکوں کی جلد خرابی

ایک ایسی سڑک جو ٹھیک طرح سے بنائی اور استعمال کی جائے اپنی طبعی عمر پوری کرتی ہے جبکہ غیر معیاری تعمیر اور نامناسب استعمال کے نتیجے میں تھوڑے عرصے بعد ہی ٹوٹ پھوٹ شروع ہو جاتی ہے اور مرمت کے کام کی ضرورت پڑتی ہے، ہمارے ہاں دیکھا گیا ہے کہ سڑکیں جلد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر اپنی عمر پوری نہیں کرتیں۔ راقم الحروف کے خیال میں اس کی ممکنہ وجوہ درج ذیل ہیں۔

1۔ غیر معیاری تعمیر

بعض سڑکیں اس لئے جلد خراب ہوتی ہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کی تعمیر میں تمام سائنسی ہدایات (Specifications) پر عمل نہیں کیا جاتا۔ اس ضمن میں کم علمی کے ساتھ ساتھ بددیانتی کے عنصر کی موجودگی سے یکسر انکار بھی ممکن نہیں ہے۔

ب۔ مجوزہ وزن سے زیادہ وزنی ٹریفک گزرنا

زیادہ منافع کے لالچ میں عموماً کمرشل گاڑیاں اوورلوڈنگ کرتی ہیں اور مجوزہ وزن اور ٹائر پریشر کی حدود پر سختی سے عمل نہیں کیا جاتا۔ سڑکوں کو کم خرچ میں بنانے کی کوشش میں انجینئرز ایکسل لوڈ کم رکھتے ہیں جبکہ حقیقت میں زیادہ وزن کی گاڑیاں بھی وہی سڑکیں استعمال کرتی ہیں۔ موٹروے پر وزن کانٹے اسی مقصد کے لئے نصب کئے جارہے ہیں تاکہ اس قسم کی خلاف ورزی پر قابو پایا جاسکے۔

ج۔ پبلک ورکس اداروں کا آپس میں عدم رابطہ

باہمی تعاون اور رابطہ کے فقدان کے باعث سڑک بننے سے پہلے گیس فون، پانی اور سیوریج کی لائنیں نہیں بچھائی جاسکتیں اور بعد میں نئی تعمیر شدہ سڑکوں کی توڑ پھوڑ کی جاتی ہے۔ کام کی تکمیل کے بعد مناسب انداز میں ان کو پانی بند (Seal) نہیں کیا جاتا۔ نتیجہ یہ کہ بارش اور سیوریج کا پانی اندر سرائیت کرکے Base سے لے کر Sub-Grade تک کو متاثر کرتا ہے۔ زیر زمین پانی کے پائپوں سے پانی رسنے کی صورت میں بھی یہی مسئلہ سڑک کی مضبوطی کو متاثر کرتا ہے۔

د۔ سیم سے نقصان

بعض علاقوں میں سڑک کی تعمیر کے بعد زیر زمین پانی کی سطح زمین کے قریب آجاتی ہے۔ سیم کا پانی عروق شعریہ (Capillaries) کے ذریعے اوپر مٹی کے کام میں نفوذ کرتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں سڑک بیٹھ جاتی ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوسکتی ہے۔ سیم زدہ علاقوں میں سڑک کی تعمیر کرتے وقت نیچے مناسب موٹائی کی ریت کی تہہ ڈالنی چاہئے تاکہ پانی Capillary Action کے ذریعے Sub-Grade کو متاثر نہ کرے۔

س۔ سڑک کے پہلوؤں کو سڑک سے اونچا رکھنا

ہمارے ہاں شہری آبادی والے علاقوں میں گھر کی دیوار اور سڑک کے درمیان موجود جگہ (Shoulders) کو اونچا کرنے اور سڑک کی نسبت بلند رکھنے کا ضرر رساں رجحان عام ہے۔

بعض اوقات یہ تھڑے دونوں اطراف میں سڑک سے ایک فٹ تک اونچے کرلئے جاتے ہیں۔ اس پر طرّہ یہ کہ بعض باذوق مکیں اس علاقے کے گرداگرد جنگلا لگا کر اس میں باغبانی بھی کرتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہ کریں۔ باغبانی کا شوق گھر کے اندر پورا کریں۔ دیوار کے ساتھ ایک دو فٹ جگہ کو اونچا کرکے پختہ کرلیں تاکہ دیوار کی بنیادیں محفوظ رہیں اور باقی جو جگہ سڑک کے کنارے تک بچے اسے سڑک کی سطح سے لازماً چند انچ نیچا ہونا چاہئے۔

دراصل زیر زمین اور بالائے زمین دونوں اقسام کے پانی کا نکاس سڑک کی صحت کے لئے ازحد ضروری امر ہے۔ زیر زمین پانی کا نکاس ایک تکنیکی معاملہ ہے جس میں صارفین کا کوئی کردار نہیں ہوسکتا لیکن بالائی پانی کو سڑک پر ہرگز کھڑا نہ رہنے دیں۔

قارئین نوٹ کریں کہ اگر سڑک کے پہلو (Shoulders) سڑک سے اونچے کردیئے جائیں تو پھر پانی کہاں جائے گا؟ یہ تو پھر گندے نالے کی صورت ہوگئی۔ جب کھڑے پانی میں ٹریفک گزرتی ہے تو اسفالٹ اور بجری ایک دوسرے کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ توڑ پھوڑ کا عمل شروع ہوجاتا ہے جس کے نتیجے میں سڑک دنوں میں تباہ ہوجاتی ہے۔

شولڈر سڑک سے نیچے ہوں تو عام شدت کی بارش سے پانی سڑک پر کھڑا نہیں ہوتا بلکہ سائیڈ کے نشیبوں (Swales) میں آجاتا ہے جہاں وہ جلد ہی خشک ہوجاتا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

پیروی نہ کی۔ محلہ کے ممبران نے ان کی رہائی کرادی۔ محلّہ والوں اور ممبران نے مل کر ان غریبوں کا نہ سوچا۔ سکول کے محکمہ سے یتیم بچوں کو کوئی فنڈ پنشن نہیں ملی۔

ماسٹر صاحب کی دو بیویاں تھیں۔ دوسری بیوی احمدی ہونے کے بعد کی۔ جن کا نام جنت خاتون ہے۔ ان کے بطن سے تین بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ دو بیٹے اور ایک بیٹی زندہ ہیں۔ (1) منصور احمد (2) داؤد احمد (3) بیٹی شوکت بیگم۔ تیسرا بیٹا مقصود ایک ویگن اور موٹر سائیکل کے ایکسیڈنٹ سے فوت ہوگیا۔ ان کی پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے جو تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ دو بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔

مکرمہ جنت خاتون صاحبہ کی عمر 80 سال ہے۔ ان کے والد کا نام محمد یوسف مالیر کوٹلہ ضلع لدھیانہ ہے۔ مکرمہ کے دادا مکرم محمد اسماعیل صاحب جلد ساز اور مکرم محمد عبداللہ صاحب جلد ساز رفیق تھے اور ان کا حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب سے بھی تعلق تھا یعنی عزیز تھے۔ مکرمہ جنت خاتون صاحبہ اہلیہ ماسٹر منظور احمد کے پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں دن رات ترقی کرتے جارہے ہیں۔ جس مکان میں مکرم ماسٹر صاحب کرایہ پر تھے وہ گر گیا ہے اور ان کے ہمسائے (تین گھرانے) نامراد ہوکر مرگئے۔ ان کا نام لینے والا بھی پیچھے کوئی نہیں۔ مکانوں کی بوسیدہ حالت اور مین ہول میں نے خود دیکھا ہے۔ مکرمہ موصیہ ہیں۔

نوید اقبال صاحب

مستقبل کی دنیا میں حیرت انگیز سفر

عالمی صنعتی نمائش Expo.2000 Hannover Germany

ھانوور جرمنی کے ایک شمالی صوبہ نیڈرزاکسن کا دارالحکومت ہے۔ یہ شہر پہلے بھی عالمی صنعتی اور ثقافتی نمائشوں کے لئے مشہور ہے۔ مگر اب اسے Expo-2000 کی وجہ سے دنیا بھر میں جانا جاتا ہے۔ یہاں جدید بنیادوں پر تعمیر کیا گیا 170 ہیکٹر وسیع علاقہ ہے جو جرمن زبان میں Messegelaende اور انگلش میں Fair grounds کہلاتا ہے۔ یہیں پر (I June-31 Oct 2000) یعنی 153 دن تک مسلسل 190 ممالک اور تنظیمیں اپنی صنعتی و ثقافتی ترقی کی نمائش کریں گی۔

اس عالمی نمائش کا ایک موٹو "انسان۔ قدرت اور ٹیکنولوجی" ہے اس بین الاقوامی صنعتی و ثقافتی میلہ کو صدی کے موڑ پر سب سے بڑا ایونٹ Event قرار دیا جارہا ہے جس کو دیکھنے کے لئے یومیہ اوسطاً 263000 مہمان متوقع ہیں اس طرح زائرین کی کل متوقع تعداد 40 ملین ہوگی۔ اس کے انتظامات پر 3.5 بلین مارک کی لاگت آئے گی۔ نمائش کے اوقات صبح 9 بجے سے رات 12 بجے تک اور دن بھر کا ٹکٹ 69 جرمن مارک کا ہوگا۔

انسان قدرت اور ٹیکنولوجی کے موٹو کے تحت یہاں کیا کچھ دیکھا جاسکے گا آیئے ہم آپ کو اس کی کچھ جھلک دکھاتے ہیں۔

اس ضمن میں سب سے پہلے ہالینڈ کا نام آتا ہے جس کے ماہرین تعمیر Expo کی تاریخ کا سب سے طلسماتی محل تعمیر کررہے ہیں جس کی تیسری منزل پر جنگل، دوسری منزل پر نرسری پہلی منزل پر جھیل اور پھر سب سے نیچے پارک ہوگا یہ ہالینڈ کے ماہرین کا جدید نظریہ قدرت ہے جو وہ اگلی صدی کے لئے پیش کررہے ہیں۔ اس 40 میٹر اونچی اور شیشے سے تعمیر ہونے والی جادوئی کاریگری کا نمونہ 4 منزلہ عمارت کے معماروں کا پیغام یہ ہے کہ "بڑھتی ہوئی آبادی کے کرۂ ارض پر مرتب ہونے والے برے اثرات کا یہی توڑ ہے کہ مستقبل کے شہروں کو اوپر کی طرف بڑھنا چاہئے حتیٰ کہ کھیت اور پارک وغیرہ بھی۔ دوسری صورت میں ہمارے لئے صاف ہوا کا میسر ہونا بھی محال ہوجائے گا۔

اسی طرح امریکہ کا منصوبہ بھی بہت عظیم الشان ہے جسے ایک جرمن امریکی جوڑے نے 45 ملین ڈالر کی خطیر رقم سے تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ یہ پروجیکٹ ایک خالصتاً روایتی امریکی شہر کا نمونہ ہوگا جس میں ایک Main Street کے دونوں اطراف جدید شہر کا نقشہ پیش کیا جائے گا۔

راج شاہی بھوٹان میں بھی تقریباً 800 ماہر دستکار ایک روایتی مندر کی تعمیر میں مصروف ہیں جس کو بعد ازاں ٹکڑوں کی شکل میں ھانوور لایا جائے گا۔ اور یہاں جوڑ کر تعمیر کیا جائے گا۔

متحدہ عرب امارات خالص صحرائی ریت سے یہاں صحرا کا منظر بنانے میں مصروف ہیں جہاں شائقین اونٹوں کی سواری سے محظوظ ہوسکیں گے۔ اس کے علاوہ اس صحرا میں ایک صحرائی قلعہ بھی تعمیر کیا جائے گا جس کو مصنوعات کی نمائش کے لئے استعمال میں لایا جائے گا۔

Expo کا سب سے حیرت انگیز تعمیراتی کام جاپان کا ہوگا۔ جس کے ماہرین دنیا کی سب سے بڑی کاغذ کی عمارت بنانے میں مصروف ہیں۔ تقریباً 90 میٹر لمبی اور 42 میٹر چوڑی کئی منزلہ عمارت جو تہہ در تہہ خم دار کاغذوں کے ساتھ تعمیر ہوگی اس کے ہال قدیم نقش و نگار سے آراستہ ہوں گے۔ اس سے بھی حیران کن بات یہ ہے کہ یہ عمارت جس میں سے روشنی بآسانی گزر سکے گی تمام کی تمام واٹر پروف ہوگی تاکہ شمالی جرمنی کے برساتی موسم کا مقابلہ کرسکے۔

اس ساری کاوش کے باوجود ماہرین اس عمارت کو ناپائیدار قرار دے رہے ہیں۔ جس کی مدت صرف چند ماہ ہوگی۔ تاہم جاپانیوں کے لئے ایک سہارا تو موجود ہے۔ وہ یہ کہ ماہرین تنقید پہلے بھی اسی قسم کا دھوکہ کھاچکے ہیں جب انہوں نے 1889ء میں ایک ایسی ہی نمائش کے موقع پر بنائی جانے والی دھات سے بننے والی عظیم عمارت کے بارے میں ناامیدی ظاہر کردی تھی۔ مگر وہ تعمیر کا نمونہ آج بھی فرانس کے شہر پیرس میں موجود ہے جو اس شہر کی پہچان بن چکا ہے۔ جی ہاں پیرس کا آئفل ٹاور۔

جہاں اس صنعتی نمائش کو دنیاوی کمپنیوں نے اپنی مصنوعات کی تشہیر کا ایک پلیٹ فارم بنایا ہے دینی لحاظ سے بھی مختلف مذاہب اپنے اپنے پویلین تعمیر کررہے ہیں جہاں سے وہ اپنے مذاہب کی تعلیم کا پرچار کریں گے۔ اس سلسلہ میں سب سے بڑا منصوبہ عیسائی مذہب والوں کا ہے۔

اس نمائش میں حصہ لینے والے ملکوں کی تعداد پہلے تمام ریکارڈ توڑ چکی ہے 52 ملک اپنے پویلین خود تعمیر کررہے ہیں جبکہ 138 ملک اور تنظیمیں پہلے سے تعمیر شدہ وسیع و عریض ہالوں میں نمائش کریں گی۔ اس موقع پر عالمی مسائل اور ان کا حل پیش کرنے کے لئے بہت بڑا پروگرام ہوگا۔ جس میں 700 تحریکیں پیش کی جائیں گی۔

مثلاً افریقہ میں Solar Energy کا استعمال اور Los Angeles میں پینے کے پانی کی فراہمی وغیرہ جیسے اہم پروجیکٹ شامل ہوں گے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہیں میری ممانی مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری شاہنواز صاحب لندن میں علیل ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب سے صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام نبی صاحب آف شادیوال ضلع گجرات حال ٹورنٹو کینیڈا دمہ اور مختلف عوارض میں مبتلا اور شدید بیمار ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو معجزانہ شفاء عطا فرمائے۔

ماہر امراض دل کی آمد

○ مکرم بریگیڈیر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض دل مورخہ 99-8-22 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ وعلاج کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر میڈیکل آؤٹ ڈور سے رابطہ کرکے ضروری ٹیسٹ وغیرہ بروقت حاصل کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

احباب محتاط رہیں

○ ایک شخص ضیاء ندیم ولد سلیم احمد آف محلہ امیر آباد کنری ضلع عمرکوٹ سندھ دھوکہ دہی اور فراڈ کا عادی ہے۔ یہ شخص مختلف مقامات پر جاکر کئی حیلے بہانوں سے لوگوں سے رقم بٹورتا ہے اور پھر غائب ہو جاتا ہے۔ لاہور اور راولپنڈی سے اس کے بارہ میں متعدد شکایات موصول ہوئی ہیں۔ احباب محتاط رہیں اور اس کے دھوکہ میں نہ آئیں۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ رسول بی بی صاحبہ زوجہ مکرم میاں احمد بخش صاحب اورحماں حال دارالفتوح ربوہ مورخہ 17۔اگست 1999ء کو ساڑھے چار بجے دوپہر بعمر 81 سال وفات پاگئیں۔ موصوفہ محترم ماسٹر عنایت اللہ صاحب کارکن وقف جدید کی والدہ تھیں۔

اگلے روز ان کا جنازہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں مکرم مولانا عطاء الکریم شاہد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید نے کروائی۔

موصوفہ کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم نورالدین کھوکھر صاحب ولد مکرم حسن دین کھوکھر صاحب بعمر 80 سال 99-7-16 کو آکسفورڈ (لندن) میں وفات پا گئے ہیں جہاں سے ان کا جسد خاکی 99-7-22 کو ربوہ لایا گیا اور اسی روز بعد نماز عصر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی گئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا صوفی محمد اسحاق صاحب نے دعا کروائی۔

مرحوم نے دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندن کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نماز جنازہ

○ مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب استاذ الجامعہ کے والد مرحوم حافظ محمد سلیمان صاحب سابق مربی سلسلہ کا جنازہ جرمنی سے ربوہ لایا جارہا ہے۔ ان کی نماز جنازہ 19۔اگست کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں ادا کی جائے گی۔

اعزاز

○ محترم ریٹائرڈ میجر محمود احمد شاہ صاحب گلشن اقبال کراچی تحریر کرتے ہیں۔

محترم سید منصور محمود صاحب بخاری کی بیٹی سیدہ انیقہ بخاری صاحبہ متعلمہ Cleveland ہائی سکول کیلیفورنیا امریکہ کو پریذیڈنٹ ایجوکیشن ایوارڈز پروگرام کے تحت غیر معمولی تعلیمی ترقی اور علمی نفاست کا سرٹیفکیٹ برائے سال 1998ء مسٹر بل کلنٹن پریذیڈنٹ آف یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ نے اپنے دستخط کے ساتھ عطا فرمایا ہے جس پر یونائیٹڈ سٹیٹس کے سیکرٹری آف ایجوکیشن اور پرنسپل کے دستخط بھی ثبت ہیں۔ احباب کرام سے عزیزہ کی دینی و دنیوی ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نادار اور مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت میسر رکھتا ہے۔ ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس سے باہر ہوتا جارہا ہے۔ اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وجہ سے یہ سہولت میسر رکھنے میں مشکل درپیش ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔ اور دکھی لوگوں کی جسمانی راحت کے سامان بہم کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ امید ہے احباب اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ربوہ)

☆☆☆☆☆☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

ترکی میں ہولناک زلزلہ دو ہزار ہلاک

ترکی کی تاریخ کے شدید ترین زلزلہ میں دو ہزار افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ جبکہ ابھی تک ہزاروں افراد لاپتہ اور زخمی ہیں۔ یہ زلزلہ انقرہ اور ازمت میں صبح 3 بجے آیا جب لوگ گھروں میں سو رہے تھے۔ تیل صاف کرنے والے کارخانے سمیت کئی عمارتوں میں آگ بھڑک اٹھی۔ ایک نیول بیس بھی تباہ ہوگیا۔ سمندر کا پانی ساحلی بستیوں میں گھسنے سے سینکڑوں مکان متاثر ہوئے۔ بجلی اور مواصلات کا نظام درہم برہم ہوگیا۔ خوفزدہ لوگ گھروں کو واپس نہیں جارہے۔ روس اور امریکہ نے امدادی ٹیمیں روانہ کردی ہیں۔

تاجکستان کے سرحدی دیہات پر بمباری

تاجکستان کے سرحدی دیہات پر ازبکستان کے طیاروں نے بمباری کرکے کئی مکانات تباہ کردیئے جبکہ 100 سے زائد جانور ہلاک ہوئے۔ تاجک حکومت نے ازبکستان سے شدید احتجاج کیا ہے۔ کرغیزستان کے افسر نے کہا ہے کہ یہ بمباری ازبک گوریلوں کے ٹھکانوں پر کی گئی ہے جنہوں نے کرغیزستان میں شورش بپا کر رکھی ہے۔

شمالی کوریا نے تیاری مکمل کرلی

جنوبی کوریا اور امریکہ کی فوجی مشقوں کے جواب میں شمالی کوریا نے میزائل داغنے کی تیاریاں مکمل کرلی ہیں۔ چار ہزار کلومیٹر دور تک مار کرنے والا میزائل امریکہ کے بعض علاقوں کو بھی نشانہ بنا سکے گا۔ روس، امریکہ، جنوبی کوریا اور جاپان نے شمالی کوریا کو خبردار کیا ہے کہ یہ بیلاسٹک میزائل داغنے سے علاقائی سلامتی کے لئے خطرناک نتائج برآمد ہونگے۔

امریکی برطانوی طیاروں کی عراق پر بمباری

امریکی اور برطانوی طیاروں کی عراق پر بمباری کا سلسلہ جاری ہے۔ تازہ بمباری سے 3- عراقی ہلاک اور 9 زخمی ہوگئے۔ مکانات کو بھی سخت نقصان پہنچا۔ عراقی ترجمان نے بتایا ہے کہ طیاروں نے شمالی عراق کی آبادی کو بھی نشانہ بنایا ہے۔

امریکہ کا صدر گھر کی تلاش میں

دنیا کے سب سے طاقتور ملک امریکہ کا سربراہ نیویارک میں اپنے لئے گھر کی تلاش میں بھٹک رہا ہے۔ صدر کلنٹن نے اپنی بیوی اور بیٹی کے ہمراہ پانچ گھر دیکھے لیکن انہیں کوئی پسند نہ آیا۔ ہیلری اگلے سال نیویارک سے سینٹ کا الیکشن لڑنا چاہتی ہیں لیکن اس کے لئے انہیں نیویارک کا مکین بننا ضروری ہے۔

اعلیٰ ترین "شہید" زندہ نکلا

کارگل میں "جان کی قربانی" دے کر بھارت کا اعلیٰ ترین عسکری اعزاز "پدم ویر چکر" حاصل کرنے والا بھارتی فوجی یوگندر رانگھ زندہ نکلا۔ وہ نئی دہلی کے ایک ہسپتال میں زیر علاج تھا۔ اس کو اعزاز ملنے کی خبر ملنے کے بعد اس کی بیوی نے انکشاف کیا کہ وہ تو زندہ ہے بھارتی فوج اور حکومت چکرا کر رہ گئے۔ بھارتی آرمی چیف نے فوجی کو مردہ ظاہر کرنے پر معافی مانگ لی۔ بھارتی آرمی چیف فوراً ہسپتال پہنچ گئے۔ واقعہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا۔ عالمی ٹی وی اداروں نے فوجی اور اسکی بیوی کا انٹرویو دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کردیا۔

دینی طلبہ افغانستان جانے سے روک دیئے گئے

پاکستان کے وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ دینی اداروں کے طلبہ کو افغانستان کی جنگ میں شرکت سے روک دیا گیا ہے۔ بہت سے دینی گروپوں کے طلبہ کو پاک افغان سرحد سے واپس بھیج دیا گیا ہے۔ پچھلے ہفتے کی خبروں کے مطابق پاکستان کے دینی اداروں کے ہزاروں طلبہ طالبان کی حمایت میں لڑنے کے لئے افغانستان روانہ ہو چکے ہیں۔

اسامہ پر الزام

امریکہ اور روس دونوں نے الزام لگایا ہے کہ اسامہ بن لادن داغستانی مجاہدین کو مالی امداد دے رہا ہے۔ امریکی انٹیلی جنس ادارے نے بتایا ہے کہ داغستان میں حالیہ بغاوت کو چیچنیا سپورٹ کررہا ہے۔

بھارتی کانوائے اڑادیا

البدر مجاہدین نے زوجیلا بائی پاس پر بھارتی کانوائے کو دھماکے سے اڑادیا ہے۔ مجاہدین نے بائی پاس پر ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ لگا رکھی تھی۔ جیسے ہی کانوائے گذرا مجاہدین نے دھماکہ کردیا جس سے ایک گاڑی تباہ ہوگئی اور دو آپس میں ٹکرا گئیں۔ 7- فوجی ہلاک ہوگئے۔

ایٹمی ہتھیار بناتے رہیں گے

بھارتی وزیر اعظم نے پالیسی دستاویز میں کہا ہے کہ کوئی دباؤ قبول نہیں کریں گے اور ایٹمی ہتھیار بناتے رہیں گے۔ ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری اور تنصیب بھارتی عوام کا ناقابل تنسیخ حق ہے جس پر کوئی مفاہمت نہیں ہوسکتی۔ تاہم ہم جوہری ہتھیاروں کے استعمال میں پہل نہیں کریں گے۔ صرف جوابی کارروائی کی جائے گی۔

اسرائیل فلسطین مذاکرات

بیت المقدس کے مغربی کنارے کے مزید 13- فیصد علاقے سے اسرائیلی فوج کے انخلاء کے مسئلے پر اسرائیل اور فلسطین میں مذاکرات کا دوسرا دور ہوا اسرائیل کے وزیر اعظم ایہود بارک نے کہا ہے کہ ہم وائی ریور سمجھوتے پر ستمبر تک عمل درآمد کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 18 اگست۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
19- اگست۔ غروب آفتاب۔ 6-50
20- اگست۔ طلوع فجر۔ 4-05
20- اگست۔ طلوع آفتاب 5-34

تین صوبوں کے گورنر تبدیل

صدر مملکت نے تین صوبوں کے گورنروں کو تبدیل کر دیا ہے۔ پنجاب کے نئے گورنر پنجاب مسلم لیگ کے صدر سردار ذوالفقار کھوسہ' بلوچستان کے گورنر فضل آغا اور سرحد کے گورنر میاں گل اورنگ زیب ہوں گے۔ میاں گل اورنگ زیب کو بلوچستان سے سرحد منتقل کیا گیا ہے۔ فضل آغا مسلم لیگ بلوچستان کے صدر ہیں۔ بلوچستان کا مطالبہ تھا کہ ان کا گورنر ان کے صوبے سے ہو۔ چنانچہ امید کی جارہی ہے کہ بلوچستان کی قوم پرست پارٹیوں سے حکومت کے مراسم بہتر ہو جائیں گے۔

شاہد حامد کو نئی ذمہ داری ملے گی

وزیر اعظم نے پنجاب کے سابق گورنر شاہد حامد کو فوری طور پر اسلام آباد طلب کر لیا ہے۔ خیال ہے کہ انکو مرکز میں کوئی اہم ذمہ داری دی جائے گی۔

وائس آف امریکہ کا تبصرہ

امریکی نشریاتی ادارے وائس آف امریکہ نے گورنروں کی تبدیلی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ تبدیلی اپوزیشن کی احتجاجی تحریک کو دبانے کے لئے کی گئی ہے۔ اب اہم سیاسی اور انتظامی اداروں کا کنٹرول مسلم لیگ کے پاس آگیا ہے کیونکہ نئے گورنر سیاسی شخصیات ہیں۔ مبصرین کے مطابق گورنروں کی تبدیلی ایسٹیبلشمنٹ (فوج) کے لئے بھی ایک دھچکا ہے۔ عالمی نشریاتی اداروں کا تبصرہ ہے کہ سرحد اور بلوچستان میں وفاقی حکومت کو کڑی تنقید برداشت کرنا پڑے گی۔

تبدیلی بڑے خطرے کا پیش خیمہ

اپوزیشن کا کہنا ہے کہ گورنروں کی تبدیلی بڑے خطرے کا پیش خیمہ ہے۔ نواز ہٹاؤ تحریک سے حکومت بوکھلا اٹھی ہے۔ نوابزادہ نصراللہ نے کہا کہ نواز حکومت کے خاتمہ کا وقت قریب ہے۔ مصطفیٰ کھر نے کہا کہ گورنروں کی طرح نواز حکومت بھی جلد جائے گی۔ تحریک انصاف کا کہنا ہے کہ کشتی ڈوبنے والی ہے۔ لیاقت بلوچ اور فرید پراچہ کا تبصرہ ہے کہ حکمرانوں نے اصل مسائل سے توجہ ہٹانے کے لئے ڈرامہ کیا ہے۔

گھی دو روپے مہنگا

تھوک مارکیٹ میں گھی کی قیمت ڈیڑھ سے دو روپے فی کلو بڑھ گئی ہے۔ پیکٹ کے دودھ کی قیمت 4- روپے فی لیٹر بڑھے گی۔ مصالحہ جات کی قیمتوں میں 15- فیصد اضافہ ہوگا۔

جنرل ضیاء کی برسی پر تقاریر

17- اگست کو فیصل مسجد اسلام آباد کے باہر جنرل ضیاء الحق کی برسی پر مختصر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نواز شریف نے کہا کہ جنرل ضیاء کا مشن پورا کریں گے۔ انشاء اللہ کشمیر بہت جلد پاکستان کا حصہ بنے گا۔ اس موقعہ پر جامعہ اشرفیہ لاہور کے مہتمم مولانا عبدالرحمان اشرفی نے دعا کرائی۔

اخبارات اغوا کر لئے گئے

شراب پینے کے الزام میں گرفتار شدہ آزاد کشمیر کے وزیر چوہدری یاسین کے ساتھیوں نے میرپور سے آزاد کشمیر کے لئے آنے والے اخبارات کے بنڈل گن پوائنٹ پر زبردستی چھین لئے۔ صحافیوں اور نیوز ایجنٹوں نے اس پر زبردست احتجاج کیا۔ وزیر کے غنڈوں نے سڑکوں کی ناکہ بندی کردی۔ کونسل آف پاکستان ایڈیٹرز کے صدر عارف نظامی نے آزاد کشمیر میں اخبارات کی تقسیم روکنے کی مسلح کوشش کو تشویشناک قرار دیتے ہوئے اس واقعہ کی غیر جانبدار تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

فوجی تربیت سے روک دیا گیا

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ افغانستان میں اب کوئی جہاد نہیں ہو رہا۔ کیونکہ آپس میں لڑنے والے مسلمان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے دینی مدرسوں کو فوجی تربیت دینے سے روک دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تربیتی مدرسے افغان جنگ کی پیداوار ہیں۔

کارکنوں نے خواہش کی تو.......

سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر کارکنوں نے خواہش ظاہر کی تو پاکستان آجاؤں گی۔ اگست میں حکومت کے خلاف تحریک کی قیادت نوابزادہ نصراللہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ زندگی نے وفا کی تو اقتدار میں آکر اختیارات غریبوں کے حوالے کردوں گی۔

ہڑتال کا شوق پورا کرلیں

وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ جنرل سیلز ٹیکس نافذ کرکے رہیں گے۔ پاور لومز کے مالکان ہڑتال کا شوق پورا کرلیں۔ حکومت کے پاس ٹیکس کے نفاذ کے لئے قوت اور نظام پر عمل درآمد کے لئے موثر مشینری موجود ہے۔

الطاف حسین ریفرنڈم

مہاجروں کے حقوق غصب کرنے کے الزام میں ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین کی تادم مرگ بھوک ہڑتال کے بارے میں کرائے گئے عوامی ریفرنڈم کے سلسلے میں ایم کیو ایم نے ووٹوں کی گنتی شروع کردی ہے۔

معاوضہ کے ذمہ ڈرائیور اور مالک

حکومت پنجاب نے ٹریفک حادثات کا شکار ہو کر راہ گیروں سمیت مرنے والے تمام افراد کے ورثاء اور زخمیوں کو معاوضے کی ادائیگی کے لئے غفلت کے مرتکب ڈرائیور یا گاڑی کے مالک کو لازمی ذمہ دار قرار دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ غلطی چاہے ڈرائیور کی ہو یا کسی اور کی ہر مسافر معاوضہ کا حق دار ہوگا۔ گاڑی کا مالک علاج معالجے پر اٹھنے والے اخراجات کا بھی ذمہ دار ہوگا۔

واپڈا کو ادائیگیوں سے انکار

کنکشن کاٹنے کی دھمکیوں کے باوجود وفاقی محکموں نے واپڈا کو ادائیگیوں سے انکار کر دیا ہے۔ لاہور میں 19- وفاقی وزارتیں کروڑ کی نادہندہ ہیں۔

سہولتوں کے خواہشمند قبر یاد رکھیں

ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی سہولتوں کے خواہشمند سرکاری افسر قبر یاد رکھیں جہاں نہ پجارو ہوگی نہ کرولا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد سرکاری گاڑی رکھنے کی خواہش کرنے والے اپنی گاڑی خریدیں۔

دینہ کے بازار میں دھماکہ

گذشتہ روز دینہ میں ایک ویگن میں دھماکہ کے بعد بازار میں ایک دکان میں دھماکہ ہوا جس سے 7- افراد زخمی ہوئے دکان تباہ ہو گئی۔

حکومت کو ہٹانے کی دھمکی

تحریک تحفظ ناموس رسالت میں شامل ملک کی 36 سیاسی مذہبی اور سماجی تنظیموں نے کہا ہے کہ حکومت نے نظام مصطفیٰ کے قیام' کشمیر کی آزادی اور سودی نظام کے خلاف جہاد نہ کیا تو اسے ہٹا دیا جائے گا۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
فون دوکان 212837- رہائش 212175- اقصیٰ روڈ ربوہ